وادیوں کی سرزمین بلتستان متعدد راجگان کے مابین قوت آزمائی کی آماجگاہ بن گیا تھا۔ راجہ روندو کا مزاج شغرنامہ کے مطابق راجہ شگر سے ملتا تھا۔ وادی سکردو میں مقپون خاندان کی حکمرانی تھی۔ وادی کھرمنگ میں راجہ کھرمنگ اور راجہ طولتی کے علاوہ چند چھوٹے چھوٹے نیم خودمختار جاگیرداروں کا اثر ونفوذ تھا، یہاں کے راجگان بھی کم وبیش مقپون خاندان ہی سے تعلق رکھتے تھے۔ وادی خپلو میں کریس سے کونیس بشمول غواڑی تک اور ریگو سے دریائے شیوک کے دونوں اطراف میں وادی چھوربٹ کے آخری گاؤں بیوق دنگ تک اور نالہ جات سلترو، کندوس اور ہوشے کے راجگان کا تعلق یبگو خاندان سے تھا۔

وقت کی آندھیاں شاہراہ حیات پر ماضی کے نشان مٹا رہی تھیں اور حال کے ظلمت کدے میں بھٹکنے والوں کی نگاہوں سے وہ ستارے اوجھل ہو رہے تھے جو رات کے مسافروں کو آمد سحر کی نوید سناتے ہیں۔ انسانیت کا پیرہن خون اور آنسوؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔

لاماؤں کا زور ٹوٹتے ہی راجگان بلتستان پوری شدومد کے ساتھ باہم دست وگریباں ہوگئے۔ آپس کی مناقشت سے مہاراجہ کشمیر پوری طرح مستفید ہو رہا تھا۔ وہ عدل کے نام پر ہوس اقتدار کے بھوکے راجاؤں کو خوب لوٹ رہا تھا۔ راجگان مہاراجہ کو خوش کرنے کے لیے عوام سے ناقابل برداشت لگان وصول کر کے مہاراجہ کے خزانے بھرنے لگے۔ رگیالفوتبت کی سطوت کے محل بتدریج مسمار ہوتے چلے گئے اور رگیالفو کی حکومت صرف لداخ تک محدود ہو کر رہ گئی۔

مولوی حشمت اللہ لکھنوی کے مطابق وادی خپلو میں کریس، کھرکوہ، سلینگ، ہلدی، پھڑوا اور چھوربٹ میں بھی ایک الگ حکمران کا تسلط قائم تھا۔ طوائف الملوکی کی بنا پر غربت وافلاس انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ راجگان اپنا تسلط قائم رکھنے اور سامان تعیش حاصل کرنے کی خاطر نوع انسانی کی تمام راحتیں چھین لیتے تھے۔ اس دور کو "چوتوس" (راجگان کا دور) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جب ریاستوں کا ہر قانون اور اخلاق کا ہر ضابطہ عوام کی بجائے صرف حکمرانوں کے تحفظ کیلئے وضع شدہ تھا۔ تاج کے حصوں کیلئے سازشیں کرنے والوں کی کمی نہ تھی، مسند اقتدار کے حصول اور عوام پر تسلط جمانے کی خاطر انسانی خون اور غریبوں کے خون پسینے کی کمائی بیدریغ استعمال میں لائی جاتی تھی۔ علاقائی ومذہبی تہواروں کے موقع پر جشن منانے کیلئے عوام سے بھاری ٹیکس وصول کیے جاتے تھے۔ مسند نشین جس پر خوش ہوتا اسے جاگیر کے طور پر غریب عوام کی زمین چھین کر دی جاتی تھی۔ بدھ مت نے اگر نیکی اور بدی کے متعلق کوئی اچھے تصور پیش کیے تھے تو وہ زمانے کے گرد وغبار میں گم ہو کر رہ گئے تھے۔ ابنائے آدم کو ادنی اور اعلی، بااختیار اور بے اختیار طبقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ راجا کے نمائندہ کے طور پر نمبردار مسلط کیے گئے تھے۔ بعض ظالم نمبرداروں کے ظلم وستم کے واقعات سن کر انسانیت چیخ پڑتی ہے۔ نمبردار عوام سے واجبات اور کاشتکاروں سے لگان وصول کرنے کے ذمہ دار تھے۔ سرکاری ملازمین اور سرکاری مہمانوں کی تواضع کی خاطر ہر گاؤں سے عوام کو خدمت پر بلایا جاتا تھا۔ خدمتگاروں سے غلاموں کا سا سلوک برتا جاتا تھا۔ جتنے دن کی خدمت جس گاؤں کے سپرد ہوتی ان ایام کے اخراجات بھی اسی علاقے کے عوام کے ذمے تھیں۔

❀❀❀❀❀

تاریخ مظلومین قسط:3

عراق تاریخ کے آئینے میں

عبدالرحیم روزی

اقوام متحدہ کے معاینہ مشن کے صدر مسٹر ہانس بلکس نے کہا کہ عراق کے پاس ممنوعہ ہتھیاروں کا تا حال کوئی ثبوت نہیں ملا۔ صلیبی افواج کی طرف سے عراقی صدر صدام حسین پر چلائے جانے والا مقدمہ عرب تاریخ میں اپنی نوعیت کی ایک انوکھی مثال ہے۔ صدام حسین ایسے شخص کو مقدمے کا سامنا ہے جو اسرائیل اور خطے میں مغرب کے مسلط کیے جانے والے مفادات اور خواہشات کی تکمیل کی راہ میں سنگ گراں تصور کیا جاتا تھا۔

صدام حسین اپنے بعض اعمال و کردار کی وجہ سے ہمیشہ ایک متنازعہ حکمران رہے۔ ان سے نفرت کرنے والوں کی اگر کمی نہیں تو ان کے مداح اور محبت کرنے والے بھی بے شمار ہیں، جو ان پر مقدمہ چلائے جانے سے افسردہ ہیں۔

صدام حسین کا ذکر ہمیشہ ایک ظالم، قاہر اور مطلق العنان حکمران کے طور پر ہوا۔ لیکن اس ظلم وقہر کے پس منظر میں امریکہ جیسی طاقت تھی، جس نے بڑی مہارت، چابکدستی اور شاطرانہ چال سے صدام حسین ایسے جوشیلے مگر ہوش سے عاری فرمانروا کو شطرنج کے مہرے کی طرح جہاں چاہا چلایا۔ اپنے سارے اہداف حاصل کیے۔ چانکیائی سیاست اپناتے ہوئے اسے پہلے اپنا دوست بنا کر خوب مضبوط کیا۔ جس سے صدام حسین کو اپنے تئیں نا قابل تسخیر ہونے کا گھمنڈ ہوا، اسی پندار کے دوران امریکہ نے اس کے ذریعے اپنے دشمنوں کے بھرکس نکال دیے۔ پھر اُسی کے اشارے پر خلیج کے دوست ممالک کو آنکھ دکھانے لگا، تو مکار امریکہ خلیجی ممالک کے تحفظ کے نام پر خلیج میں قدم جمانے میں کامیاب ہوا۔ بالآخر اس گھسے ہوئے مہرے کی ضرورت نہ رہی یا اپنے خلاف محسوس کیا، تو اس میں "خوئے بدرا بہانہ بسیار" کے مصداق ہزار بہانے ڈھونڈنے لگے۔ بالآخر اس کی ماضی کے ان "کارناموں" کو جو کسی وقت امریکہ نے اپنے حق میں کرائے تھے ایشو بنا کر دنیائے اسلام کے دوسرے غریب ملک عراق کو ہتھیالیا، پھر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے صدر صدام حسین کو اپنے دشمن ججوں کی نام نہاد عدالت میں سماعت کیلئے پیش کیا۔

امریکہ کو عراق پر ایک سالہ قبضے کے دوران بھی مہلک ہتھیاروں کا کوئی نام ونشان تک نہیں ملا ہے۔ اور بلکس کو NBC کے ایک نیوز پروگرام میں صدر بش اور وزیراعظم ٹونی بلیئر کے اس مفروضے کو غلط قرار دینا پڑا کہ دنیا صدام حسین کے بعد زیادہ محفوظ ہوگئی ہے۔

عراق کی کٹھ پتلی حکومت نے صدام حسین کے خلاف مقدمات کی سماعت کیلئے عدالت قائم کردی ہے۔ لیکن پہلی سماعت کے آثار بتاتے ہیں کہ انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوسکیں گے اور نہ صدام حسین کو اصل واقعات سے پردہ اٹھانے کی اجازت دی